احمدی احباب کی تعلیم وتربیت کے لئے

جمعہ 6 نومبر 2009ء

روزنامہ
ٹیلی فون نمبر 047-6213029 FD-10

# الفضل

ایڈیٹر : عبدالسمیع خان

web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org

جمعہ 6 نومبر 2009ء 17 ذیقعد 1430 ہجری 6 نبوت 1388 ہش جلد 59-94 نمبر 252

## جنگ موتہ کے شہید

حضرت انسؓ بیان کرتے ہیں کہ جنگ موتہ کے وقت رسول اللہ ﷺ نے فرمایا زید نے جھنڈا لیا۔ وہ شہید ہوئے۔ پھر جعفر نے اسے لے لیا وہ بھی شہید ہوئے۔ پھر عبداللہ بن رواحہ نے اسے لیا وہ بھی شہید ہوئے اس وقت آپ کی آنکھوں سے آنسو بہہ رہے تھے۔ پھر خالد بن ولید نے جھنڈا لیا اور انہیں فتح ہوئی۔

(صحیح بخاری کتاب الجنائز باب الرجل ینعٰی الی اھل المیت حدیث نمبر :1169)

# ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

خدا تعالیٰ اِس بات کو جانتا ہے اور وہ ہر ایک امر پر بہتر گواہ ہے کہ وہ چیز جو اُس کی راہ میں مجھے سب سے پہلے دی گئی وہ قلبِ سلیم تھا۔ یعنی ایسا دل کہ حقیقی تعلق اُس کا بجُز خدائے عزّ وجلّ کے کسی چیز کے ساتھ نہ تھا۔ مَیں کسی زمانہ میں جوان تھا اور اَبْ بوڑھا ہوا۔ مگر مَیں نے کسی حصۂ عمر میں بجز خدائے عزّ وجلّ کسی کے ساتھ اپنا حقیقی تعلق نہ پایا۔ گویا رُومی مولوی صاحب نے میرے لئے ہی یہ دو شعر بنائے تھے:۔

من زہر جمعیتے نالاں شُدم جُفت خوشحالاں و بدحالاں شُدم
ہر کسے از ظنِّ خود شد یارِ من و از درونِ من نجست اسرارِ من

اگرچہ خدا نے کسی چیز میں میرے ساتھ کمی نہیں رکھی اور اس درجہ تک ہر ایک نعمت اور راحت مجھے عطا کی کہ میرے دل اور زبان کو یہ طاقت ہرگز نہیں کہ مَیں اُس کا شکر ادا کرسکوں تاہم میری فطرت کو اُس نے ایسا بنایا ہے کہ مَیں دنیا کی فانی چیزوں سے ہمیشہ دل برداشتہ رہا ہوں اور اُس زمانہ میں بھی جبکہ مَیں اِس دنیا میں ایک نیا مسافر تھا اور میرے بالغ ہونے کے ایّام ابھی تھوڑے تھے۔ مَیں اِس تپشِ محبت سے خالی نہیں تھا جو خدائے عزّو جلّ سے ہونی چاہئے اور اِسی تپشِ محبت کی وجہ سے مَیں ہرگز کسی ایسے مذہب پر راضی نہیں ہوا۔ جس کے عقائد خدا تعالیٰ کی عظمت اور وحدانیت کے برخلاف تھے یا کسی قسم کی توہین کو مستلزم تھے۔ ............... انسان خدا تعالیٰ تک پہنچنے کے لئے دو چیزوں کا محتاج ہے۔ اوّل بدی سے پرہیز کرنا۔ دوم نیکی کے اعمال کو حاصل کرنا اور محض بدی کو چھوڑنا کوئی ہنر نہیں ہے۔ پس اصل بات یہ ہے کہ جب سے انسان پیدا ہوا ہے یہ دونوں قُوتیں اسکی فطرت کے اندر موجود ہیں۔ ایک طرف تو جذباتِ نفسانی اس کو گناہ کی طرف مائل کرتے ہیں اور دُوسری طرف محبتِ الٰہی کی آگ جو اُس کی فطرت کے اندر مخفی ہے وہ اُس گناہ کے خس و خاشاک کو اس طرح پر جلا دیتی ہے جیسا کہ ظاہری آگ ظاہری خس و خاشاک کو جلاتی ہے۔ مگر اُس رُوحانی آگ کا افروختہ ہونا جو گناہوں کو جلاتی ہے معرفتِ الٰہی پر موقوف ہے کیونکہ ہر ایک چیز کی محبت اور عشق اُس کی معرفت سے وابستہ ہے۔ جس چیز کے حسن اور خوبی کا تمہیں علم نہیں تم اس پر عاشق نہیں ہو سکتے۔ پس خدائے عزّو جلّ کی خوبی اور حُسن و جمال کی معرفت اس کی محبت پیدا کرتی ہے اور محبت کی آگ سے گناہ جلتے ہیں مگر سنّت اللہ اِسی طرح پر جاری ہے کہ وہ معرفت عام لوگوں کو نبیوں کی معرفت ملتی ہے اور ان کی روشنی سے وہ روشنی حاصل کرتے ہیں اور جو کچھ اُن کو دیا گیا وہ اُن کی پیروی سے سب کچھ پا لیتے ہیں۔

(حقیقۃ الوحی۔ روحانی خزائن جلد 22 ص 59و62)

## احمدی عورت کی ذمہ داری

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز جلسہ سالانہ ہالینڈ میں عورتوں کو نصیحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

عورت ہی ہے جس کی گود میں آئندہ نسلیں پروان چڑھتی ہیں اور عورت ہی ہے جو قوموں کے بنانے یا بگاڑنے میں اہم کردار ادا کرتی ہے۔ حضرت اقدس مسیح موعود نے جس طرح کھول کر عورتوں کے حقوق و فرائض کے بارے میں فرمایا ہے اور قرآن کریم کی تعلیم کی روشنی میں جس طرح تقویٰ پر چلتے ہوئے اپنے گھروں میں اپنے بچوں کو (دین حق) کی خوبصورت تعلیم کے مطابق تربیت دینے کی طرف توجہ دلائی ہے، اگر عورتیں اس ذمہ داری کو سمجھ لیں تو احمدیت کے اندر بھی ہمیشہ حسین معاشرہ قائم ہوتا چلا جائے گا اور پھر اس کا اثر آپ کے گھروں تک ہی محدود نہیں رہے گا، جماعت کے اندر تک ہی محدود نہیں رہے گا بلکہ اس کا اثر گھروں سے باہر بھی ظاہر ہوگا۔ اس کا اثر جماعت کے دائرہ سے نکل کر معاشرہ پر بھی ظاہر ہوگا اور اس کا اثر گلی گلی اور شہر شہر اور ملک ملک ظاہر ہوگا۔ اور وہ انقلاب جو حضرت اقدس مسیح موعود ہم میں پیدا کرنا چاہتے ہیں اور (دین حق) کی جس خوبصورت تعلیم کا علم دے کر اللہ تعالیٰ نے آپ کو بھیجا ہے اس تعلیم کو دنیا میں پھیلانے اور (دین حق) کا جھنڈا دنیا میں گاڑنے میں .......... جمع کرنے میں ہم تبھی کامیاب ہو سکتے ہیں جب احمدی عورت اپنی ذمہ داری کو سمجھے، اپنے مقام کو سمجھ لے اور اپنے فرائض کو سمجھ لے اور اس کے مطابق اپنا کردار ادا کرنے کی کوشش کرے۔

(الفضل انٹرنیشنل 22/جولائی 2005ء)

تمام احمدی گھرانوں میں عورتوں کو پوری توجہ کے ساتھ اپنے بچوں کی تربیت کا خیال رکھنا چاہئے۔

مرسلہ: ناظر اصلاح وارشاد مرکزیہ
بسلسلہ تعمیل فیصلہ جات شوریٰ 2009ء

مشعل راہ

# حضرت خلیفۃ المسیح الاول کا صدق و وفا اور ہمت

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز خطبہ جمعہ 17/ اکتوبر 2003ء میں فرماتے ہیں:۔

حضرت اقدس مسیح موعود حضرت خلیفہ اول کے بارہ میں فرماتے ہیں کہ:

''اس جگہ میں اس بات کا اظہار اور اس کا شکر ادا کرنے کے بغیر نہیں رہ سکتا کہ خدا تعالیٰ کے فضل و کرم نے مجھے اکیلا نہیں چھوڑا۔ میرے ساتھ تعلق اخوت پکڑنے والے اور اس سلسلے میں داخل ہونے والے جس کو خدا تعالیٰ نے اپنے ہاتھ سے قائم کیا ہے محبت اور اخلاص کے رنگ سے ایک عجیب طرز پر رنگین ہیں۔ نہ میں نے اپنی محنت سے بلکہ خدا تعالیٰ نے اپنے خاص احسان سے جو صدق سے بھری ہوئی روحیں مجھے عطا کی ہیں۔ سب سے پہلے میں اپنے ایک روحانی بھائی کے ذکر کرنے کے لئے دل میں جوش پاتا ہوں جن کا نام ان کے نور اخلاص کی طرح نور دین ہے۔ میں ان کی بعض دینی خدمتوں کو جو اپنے مال حلال کے خرچ سے اعلائے کلمہ (۔) کے لئے وہ کر رہے ہیں ہمیشہ ادب کی نظر سے دیکھتا ہوں کہ کاش وہ خدمتیں مجھ سے بھی ادا ہو سکتیں۔ ان کے دل میں جو تائید دین کے لئے جوش بھرا ہے اس کے تصور سے قدرت الٰہی کا نقشہ میری آنکھوں کے سامنے آ جاتا ہے کہ وہ کیسے اپنے بندوں کو اپنی طرف کھینچ لیتا ہے۔ وہ اپنے تمام مال اور تمام زور اور تمام اسباب مقدرت کے ساتھ جو ان کو میسر ہے (یعنی جو مال ان کے قبضے میں ہے) ہر وقت اللہ اور رسول کی اطاعت کے لئے مستعد کھڑے ہیں اور میں تجربہ سے نہ صرف حسن ظن سے یہ علم صحیح واقعی رکھتا ہوں کہ انہیں میری راہ میں مال کیا بلکہ جان اور عزت تک دریغ نہیں اور اگر میں اجازت دیتا تو وہ سب کچھ اس راہ میں فدا کر کے اپنی روحانی رفاقت کی طرح جسمانی رفاقت اور ہر دم صحبت میں رہنے کا حق ادا کرتے۔ ان کے بعض خطوط کی چند سطریں بطور نمونہ ناظرین کو دکھلاتا ہوں تا ان کو معلوم ہو کہ میرے پیارے بھائی حکیم نورالدین بھیروی معالج ریاست جموں نے محبت اور اخلاص کے مراتب میں کہاں تک ترقی کی ہے اور وہ سطریں یہ ہیں، لکھتے ہیں:

مولانا، مرشدنا، امامنا! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ عالی جناب میری دعا یہ ہے کہ ہر وقت حضور کی جناب میں حاضر رہوں اور امام زمان سے جس مطلب کے واسطے وہ مجدد کیا گیا ہے وہ مطالب حاصل کروں۔ **اگر اجازت ہو تو میں نوکری سے استعفیٰ دے دوں اور دن رات خدمت عالی میں پڑا رہوں۔ یا اگر حکم ہو تو اس تعلق کو چھوڑ کر دنیا میں پھروں اور لوگوں کو دین حق کی طرف بلاؤں اور اسی راہ میں جان دوں۔ میں آپ کی راہ میں قربان ہوں۔ میرا جو کچھ ہے میرا نہیں، آپ کا ہے۔ حضرت پیر و مرشد! میں کمال راستی سے عرض کرتا ہوں کہ میرا سارا مال و دولت اگر دینی اشاعت میں خرچ ہو جائے تو میں مراد کو پہنچ گیا۔ ........... مجھے آپ سے نسبت فاروقی ہے اور سب کچھ اس راہ میں فدا کرنے کے لئے تیار ہوں۔ دعا فرماویں کہ میری موت صدیقوں کی موت ہو''۔**

مولوی صاحب ممدوح کا صدق اور ہمت اور ان کی غمخواری اور دیانتداری جیسے ان کے قول سے ظاہر ہے اس سے بڑھ کر ان کے حال سے ان کی مخلصانہ خدمتوں سے ظاہر ہو رہا ہے اور وہ محبت اور اخلاص کے جذبہ کاملہ سے چاہتے ہیں کہ سب کچھ یہاں تک کہ اپنے عیال کی زندگی بسر کرنے کی ضروری چیزیں بھی اسی راہ میں فدا کر دیں۔ ان کی روح محبت کے جوش اور ہستی سے ان کی طاقت سے زیادہ قدم بڑھانے کی تعلیم دے رہی ہے اور ہر دم ہر آن خدمت میں لگے ہوئے ہیں۔

(فتح اسلام)، روحانی خزائن جلد نمبر 3 صفحہ 35 تا 37)

(روزنامہ الفضل 16 فروری 2004ء)

# سالانہ تقریب تقسیم انعامات و سہ ماہی چہارم 2009-2008ء

## (مجلس اطفال الاحمدیہ مقامی ربوہ)

محض خدا تعالیٰ کے فضل سے مجلس اطفال الاحمدیہ مقامی ربوہ کو مورخہ 31/ اکتوبر 2009ء کو بعد از نماز مغرب دفتر مقامی کے ہال میں اپنی سالانہ تقریب تقسیم انعامات و سہ ماہی چہارم 09-2008ء منعقد کرنے کی توفیق ملی۔

اس پروگرام کا باقاعدہ آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔ بعد ازاں مکرم مجاہد احمد صاحب ناظم اطفال مقامی نے عہد دہرایا اور نظم ہوئی۔

بعدہٗ مکرم عمران احمد انجم صاحب نائب ناظم مجلس اطفال الاحمدیہ مقامی نے اپنی رپورٹ میں بتایا کہ:

شعبہ عمومی: دوران سال حلقہ جات کی سطح پر 1021 اجلاسات عام، 865 اجلاسات عاملہ اور 142 جلسہ ہائے یوم والدین کا انعقاد عمل میں آیا۔

شعبہ تربیت: دوران سال 100 فیصد حلقہ جات کو سہ روزہ تربیتی پروگرامز منعقد کروانے کی توفیق ملی۔ نیز تمام بلاکس میں بلاک وائز سالانہ تربیتی پروگرامز کا انعقاد بھی کروایا گیا۔ حلقہ جات میں جلسہ ہائے یوم والدین منعقد کروائے گئے۔

شعبہ خدمت خلق: دوران سال حلقہ جات کی سطح پر 30 فری میڈیکل کیمپس کا انعقاد کیا گیا جن سے 1289 مریضوں کو مفت ادویات فراہم کی گئیں۔ 220 وفود عیادت مریضاں کی غرض سے فضل عمر ہسپتال لے جائے گئے نیز 198 وفود بہشتی مقبرہ دعا کی غرض سے گئے۔ دوران سال عیدالاضحیٰ اور عیدالفطر کے موقع پر مستحق اطفال میں 484 گفٹ پیکس تقسیم کئے گئے جن کی مالیت 37,752 روپے تھی۔ رمضان المبارک میں مستحق افراد میں راشن کے 442 پیکٹ تقسیم کئے گئے۔ اس طرح راشن کی کل مالیت -/140,946 روپے تھے۔ اس سال -/27000 روپے کی جرسیاں مستحق اطفال میں تقسیم کی جا رہی ہیں۔ دفتر اطفال کچھ اطفال کا سالانہ تعلیم کا خرچ بھی بفضل تعالیٰ اٹھانے کی توفیق پاتا رہا ہے۔

شعبہ وقار عمل دوران سال 151 اجتماعی وقار عمل منعقد ہوئے۔ ایک ہفتہ شجر کاری منایا گیا جس میں 349 پودے لگائے گئے اس طرح سال بھر میں اطفال کی طرف سے لگائے جانے والے پودوں کی کل تعداد 1849 ہے۔

شعبہ تعلیم: آل ربوہ علمی ریلی کے علاوہ نو آل ربوہ علمی مقابلہ جات کروانے کی توفیق ملی جن میں مجموعی طور پر 890 اطفال نے شرکت کی اور 867 اطفال مختلف مقابلہ جات میں سامعین کے طور پر شامل ہوتے رہے۔

مختلف مقابلہ جات میں شرکت کرنے والے اطفال کی مجموعی تعداد 1418 رہی اور سامعین کے طور پر بھی 2153 اطفال نے شمولیت اختیار کی۔ بعد ازاں آل پاکستان علمی مقابلہ جات میں ربوہ کی طرف سے 62 اطفال نے شرکت کی اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے ربوہ ''اول ضلع'' قرار پایا۔

شعبہ صحت جسمانی; 6 آل ربوہ ٹورنامنٹس کا انعقاد کروانے کی توفیق ملی۔ نیز 15 آل ربوہ انفرادی ورزشی مقابلہ جات کا انعقاد بھی کروایا گیا۔

شعبہ وقف نو: تمام واقفین نو اطفال کا ریکارڈ رکھا گیا جن کی کل تعداد 1203 رہی۔ واقفین نو اطفال کے علمی و ورزشی مقابلہ جات کا انعقاد بھی کروایا گیا۔ 904 واقفین نو اطفال نے عمر کے لحاظ سے نصاب مکمل کر لیا ہے۔ اسی طرح 917 واقفین نو اطفال اجلاسات میں شامل ہوتے رہے۔

شعبہ صنعت و تجارت: دوران سال ہر ماہ اوسطاً 40 حلقہ جات میں تجارتی کام کروایا گیا اور اوسطاً 154 اطفال کو کلاسز کے ذریعہ کوئی نہ کوئی ہنر سکھایا جاتا رہا۔ 3 بلاکس میں صنعتی نمائش کا انعقاد کیا گیا۔ حلقہ جات کی سطح پر 8 صنعتی نمائشیں لگائی گئیں۔ 16 حلقہ جات میں آرائشی خیمہ جات لگائے گئے۔

بعد از رپورٹ مہمان خصوصی مکرم خواجہ سعادت احمد صاحب مہتمم مجلس خدام الاحمدیہ مقامی ربوہ نے انعامات تقسیم کئے اور نصائح کیں۔

دعا کے ساتھ اس تقریب کا اختتام ہوا۔ آخر پر تمام مہمانان کی خدمت میں عشائیہ پیش کیا گیا۔ حاضری تقریباً 70 تھی۔ (اے۔ نور)


## ہمیشہ رہنے والی جنت

غریب اور مستحق دل کے مریضوں کی مالی معاونت کے لئے ''نادار مریضان'' کے نام سے ایک مد قائم ہے۔ احباب جماعت اس میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے

''اے لوگو جو ایمان لائے ہو! کیا میں تمہیں ایک ایسی تجارت پر مطلع کروں جو تمہیں ایک دردناک عذاب سے نجات دی گی؟ تم (جو) اللہ پر اور اس کے رسول پر ایمان لاتے ہو اور اللہ کے راستے میں اپنے اموال اور اپنی جانوں کے ساتھ جہاد کرتے ہو، یہ تمہارے لئے بہت بہتر ہے اگر تم علم رکھتے ہو۔ وہ تمہارے گناہ بخش دے گا اور تمہیں ایسی جنتوں میں داخل کر دے گا جن کے دامن میں نہریں بہتی ہیں اور ایسے پاکیزہ گھروں میں بھی جو ہمیشہ رہنے والی جنتوں میں ہیں۔ یہ بہت بڑی کامیابی ہے۔''

(الصّف 11 تا 13)

(ایڈمنسٹریٹر طاہر ہارٹ انسٹیٹیوٹ)


پبلشر و پرنٹر طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ مطبع: ضیاء الاسلام پریس مقام اشاعت دارالنصر غربی چناب نگر ربوہ قیمت 5 روپے

تبرکات

مکرم مولانا ظہور حسین صاحب

# حضرت مسیح موعود کا غیروں سے حسن سلوک

کسی شخص کے اخلاق کا موازنہ پورے طور پر اسی وقت ہوسکتا ہے۔ جب وہ اپنے مخالف سے بدلہ لینے کی اہلیت رکھتا ہو اور اس کو نقصان پہنچا سکتا ہو۔ پھر وہ اپنے کریمانہ اخلاق سے کام لے کر اگر کچھ نہیں کہتا۔ تو ہر ایک کے نزدیک وہ با اخلاق سمجھا جائے گا۔ سیدنا حضرت مسیح موعود کی سیرت کو جب اس پہلو سے دیکھا جاتا ہے۔ تو سینکڑوں مثالیں ہم کو ایسی مل جاتی ہیں۔ جن میں آپ اپنے مخالفوں سے بدلہ لے سکنے کے باوجود ان پر رحم کرتے رہے اور اپنے اعلیٰ اخلاق کا ثبوت دیتے رہے۔ چنانچہ میں احباب کے آگے چند ایک مثالیں اس کی پیش کرتا ہوں۔

## دشمن سے ستاری کا سلوک

جن دنوں ڈاکٹر مارٹن کلارک کی طرف سے حضرت اقدس پر اقدام قتل کا مقدمہ تھا۔ اس وقت عیسائیوں کی پوری کوشش تھی کہ آپ کو ملزم ثابت کریں۔ جس کے لئے انہوں نے ہر ناجائز طریق سے کام لیا۔ چنانچہ انہوں نے مولوی محمد حسین بٹالوی کو بھی عدالت میں بطور گواہ پیش کرنا چاہا اور مولوی محمد حسین بٹالوی پورے جوش کے ساتھ حضرت اقدس کے خلاف گواہی دینے پر آمادہ تھے۔ حضرت اقدس کے وکیل مولوی فضل الدین صاحب نے حضرت اقدس سے بڑے خوش ہوکر کہا کہ مولوی محمد حسین بٹالوی آپ کے خلاف گواہی دینا چاہتا ہے۔ اس کی گواہی کی اہمیت گرانے کے لئے ضروری ہے کہ عدالت میں ایسے سوالات اس کے متعلق اس سے کئے جائیں۔ جن سے عدالت کو پتہ لگ جائے کہ یہ شخص کیسا ہے۔ چنانچہ آپ کے وکیل نے آپ کو بتایا کہ مجھ کو اس کے والدین کے چال چلن وغیرہ کے متعلق بعض ایسی باتوں کا علم ہوا ہے کہ اگر ان کو ظاہر کیا گیا۔ تو یہ عدالت کی نظروں سے یقیناً گر جائے گا اور ان کی گواہی کا کچھ اثر نہ ہوگا۔

حضرت مسیح موعود نے سنتے ہی فرمایا کہ میں اس قسم کے سوال کرنے کی آپ کو اجازت نہیں دے سکتا۔ جس سے ان کی اس قسم کی پردہ دری ہو اور نہ ہی میرا یہ کام ہے۔ اس لئے آپ ایسا سوال ان کے متعلق نہ کریں۔ آپ کے وکیل نے بارہا آپ کو کہا کہ اس طرح ہم کو مقدمہ میں تقویت پہنچ جائے گی اور ان کی گواہی کمزور ہو جائے گی۔ مگر باوجود اس کے حضرت اقدس نے ایسا کرنے کی مطلقاً اجازت نہ دی۔

اللہ! اللہ!! کیسا حلم اور کیسی ستاری کی صفت خدا تعالیٰ نے آپ کے اندر ودیعت کی ہوئی تھی کہ باوجود اس کے کہ قانونی لحاظ سے آپ کے وکیل کو حق پہنچتا تھا کہ ایسا سوال کرے۔ مگر آپ نے محض اس لئے اجازت نہیں دی کہ اس سے مولوی محمد حسین اور اس خاندان کے ناموس پر زد پڑے گی اور ان کی خفت ہوگی۔ اس لئے آپ نے پسند نہ کیا کہ آپ کے ذریعہ ایسا ہو۔ چنانچہ آپ کے وکیل پر آپ کی اس بات کا آخر تک اثر رہا۔ باوجودیہ کہ وہ غیر احمدی تھے۔ مگر جب کبھی مخالفوں کی مجلس میں حضرت مسیح موعود کا ذکر آ جاتا۔ تو وہ بڑے جوش سے اس امر کا اظہار کرتے کہ میں نے تمام ہندوستان میں حضرت مرزا صاحب جیسے اعلیٰ اخلاق کا کوئی انسان نہیں دیکھا۔

## مقدمہ نہیں کیا

اسی مقدمہ میں جب اللہ تعالیٰ نے آپ کو بری کیا اور مجسٹریٹ نے جن کا نام نامی کرنل ڈگلس تھا آپ کو بری کرتے ہوئے کہا کہ اگر آپ چاہیں تو آپ ان پر جھوٹا الزام لگانے کے باعث نیز ہتک عزت کا دعوے کر سکتے ہیں۔ باوجودیکہ ڈاکٹر مارٹن کلاک اور ان کے ساتھی آپ کے سخت مخالف اور خون کے پیاسے تھے۔ آپ نے سنتے ہی فرمایا کہ میرا مقدمہ آسمان پر خدا کے سامنے ہے۔

کیا عجیب بات ہے آپ کے مخالف ہر ناجائز طریق سے کام لے کر آپ کے خلاف مقدمہ کرتے ہیں اور آپ جائز طریق سے قانون کے اندر رہ کر مخالفوں کو سزا دلا سکتے ہیں اور حاکم اعلیٰ نے کہا بھی ہے کہ آپ کو ایسا کرنے کا حق ہے۔ مگر آپ خدا پر معاملہ کو چھوڑ دیتے ہیں اور پسند نہیں فرماتے کہ ان کے خلاف مقدمہ دائر کردیں اور ذاتی انتقام کے لئے قانونی چارہ جوئی کریں۔

## مخالفین کے کام کر دیتے تھے

حضرت مسیح موعود کے چچازاد بھائی مرزا نظام الدین صاحب اور مرزا امام الدین صاحب وغیرہ آپ کے سخت مخالف تھے اور ہر وقت رات اور دن آپ کے خلاف منصوبے کرتے اور آپ کو اور آپ کے ماننے والوں کو تکلیفیں پہنچاتے۔ آپ کو سخت گالیاں دیتے اور ہر طرح کی اذیت پہنچاتے ہیں۔ مگر پھر انہی لوگوں کو جب امداد کی ضرورت ہوتی ہے اور وہ سمجھتے ہیں کہ حضرت اقدس کے ذریعہ ہمارا کام ہوسکتا ہے۔ تو وہ آپ کے پاس آتے ہیں اور آپ نہایت شرح صدر سے ان کا کام کر دیتے ہیں اور کسی قسم کا انقباض آپ کے اندر پیدا نہیں ہوتا ہے۔

چنانچہ ایک دفعہ مرزا نظام الدین صاحب کے عزیزوں نے حضرت صاحب کو اطلاع دی کہ مرزا نظام الدین صاحب کو سخت بخار ہوا ہے۔ جس کا دماغ پر بھی اثر تھا۔ حضرت اقدس وہاں فوراً تشریف لے گئے اور مناسب علاج کیا۔ جس سے ان کو فائدہ ہوگیا۔

اسی طرح مرزا امام الدین صاحب کے پاس ایک اعلیٰ سواری کے قابل گھوڑا تھا۔ وہ اس کو بیچنا چاہتے تھے۔ حضرت مسیح موعود نے حضرت خلیفہ اول کو جو ان دنوں جموں تھے، خط لکھا جس میں سفارش کی۔ کہ ان کا گھوڑا جو خوش رفتار اور راجوں اور رئیسوں کی سواری کے لائق ہے۔ اب وہ اس کو بیچنا چاہتے ہیں۔ آپ جموں میں کسی رئیس کے پاس تذکرہ کرکے مناسب قیمت سے وہ گھوڑا بکوا دیں۔ اگر کسی کے خریدنے کا اردہ پختہ ہو جائے۔ تو گھوڑا جموں بھیج دیا جائے گا۔

اسی طرح قادیان میں غیر مذہب کا آدمی سخت مخالف تھا۔ اتفاقاً اس کو دوائی کے لئے کستوری کی ضرورت پیش آئی۔ تو اس نے آپ کے دروازہ پر آ کر آواز دی۔ آپ تشریف لے آئے اور اس نے کستوری کے لئے درخواست کی۔ آپ فوراً گھر میں تشریف لے گئے اور کافی مقدار میں کستوری لا کر اس کے حوالہ کردی۔

الغرض ایک مثال نہیں دو نہیں ہزاروں ایسے واقعات آپ کی زندگی میں ہوئے کہ مخالفوں نے آپ کے قتل کے منصوبے کئے۔ قید کرانے کی کوششیں کیں۔ آپ کو ہر طرح کی اذیتیں پہنچائی گئیں۔ مگر بایں ہمہ آپ نے ان کے مقابلہ پر ان اعلیٰ اخلاق کا مظاہرہ کیا۔ لوگوں نے آپ کو مارنے کے منصوبے کئے۔ جبکہ آپ راتوں کو اٹھ اٹھ کر ان کی روحانی زندگی کے لئے اپنے مولیٰ کے حضور رو رو کر دعائیں کرتے۔ لوگوں نے آپ کو گالیاں دیں۔ مگر آپ نے ان کو دعائیں۔ الغرض آپ کی ساری زندگی اس شعر کا مصداق تھی ؎

گالیاں سن کے دعا دیتا ہوں ان لوگوں کو
رحم ہے جوش میں اور غیظ گھٹایا ہم نے

پس نہ صرف آپ مخالفین کے حملوں کو دیکھ کر برداشت کرتے۔ بلکہ خدا تعالیٰ کی خاطر تکالیف جھیلنے کو خوشی اور بہادری سے قبول کرنے کے لئے تیار رہتے۔ جیسا کہ ذیل کے دو واقعات اس پر نمایاں طور پر روشنی ڈالتے ہیں۔

## خدا کی راہ میں ہر تکلیف برداشت کرنے کو تیار

ایک دفعہ جبکہ آپ گورداسپور تشریف فرما تھے اور مقدمہ ایک ہندو مجسٹریٹ کے سپرد تھا اور اس نے آریوں کی سازش سے متاثر ہوکر فیصلہ کر لیا تھا کہ ایک دفعہ تو میں آپ کو ضرور قید میں بھجواؤں گا۔ خواہ تھوڑے ہی وقت کے لئے کیوں نہ سہی۔

جب جماعت کے بعض افراد کو اس کا علم ہوا اور حضرت مولوی سید محمد سرور شاہ نے سخت گھبرا کر حضرت اقدس کے حضور یہ واقعہ سنایا تو حضور اس وقت چارپائی پر لیٹے ہوئے تھے۔ جب آپ نے یہ سنا کہ وہ مجسٹریٹ کہتا ہے کہ شکار میرے ہاتھ میں ہے۔ تو حضور نے نہایت جوش سے فرمایا۔ کہ وہ خدا کے شیر پر ہاتھ ڈال کر دیکھے۔ نیز آپ نے فرمایا کہ ہم نے تو بارہا خدا کے حضور دعا کی کہ مولیٰ تیری خاطر میں ہر طرح کی تکلیف برداشت کرنے کو تیار ہوں۔ اگر تیری راہ میں مجھ کو بیڑیاں اور ہتھکڑیاں پڑیں۔ تو میں خوشی سے اس حالت کے لئے تیار ہوں۔ مگر ہر بار مجھ کو میرے خدا نے تسلی دی اور کہا تیرے ساتھ میں یہ معاملہ نہ کروں گا۔

## خدا ایسی رسوائی پسند نہیں کرتا

اسی طرح حضرت مولوی عبدالکریم صاحب مرحوم سیالکوٹی سیرت مسیح موعود کے ص 46 پر تحریر فرماتے ہیں کہ:۔

”مجھے خوب یاد ہے کہ جس روز ڈسٹرکٹ سپرنٹنڈنٹ صاحب قادیان میں حضرت کے مکان کی تلاشی کے لئے آئے تھے اور قبل از وقت اس کا کوئی پتہ اور خبر نہ تھی اور نہ ہوسکتی تھی۔ اس کی صبح کو کہیں سے ہمارے میر صاحب نے سن لیا کہ آج وارنٹ ہتھکڑی سمیت آئے گا۔ میر صاحب حواس باختہ سراز پا نشاختہ حضرت کو اس کی خبر کرنے اندر دوڑ گئے اور غلبۂ رقت کی وجہ سے بصد مشکل اس ناگوار خبر کے منہ سے برقعہ اتارا۔ حضرت اس وقت ”نور القرآن“ لکھ رہے تھے اور بڑا ہی لطیف اور نازک مضمون در پیش تھا۔ سر اٹھا کر اور مسکرا کر فرمایا کہ میر صاحب لوگ دنیا کی خوشیوں میں چاندی اور سونے کے کنگن پہنا ہی کرتے ہیں۔ ہم سمجھ لیں گے ہم نے اللہ تعالیٰ کی راہ میں لوہے کے کنگن پہن لئے۔ پھر ذرا تامل کے بعد فرمایا۔ مگر ایسا نہ ہوگا۔ کیونکہ خدا تعالیٰ کی اپنی گورنمنٹ کے مصالح ہوتے ہیں۔ وہ اپنے خلفاء و مامورین کی ایسی رسوائی پسند نہیں کرتا۔“

الغرض آپ خدا کی راہ میں اس کے نام کو پھیلانے کے لئے تکلیفوں کا مردانہ وار مقابلہ کرتے اور مصیبت کے پہاڑ کے پہاڑ آپ پر ٹکراتے۔ مگر آپ کے پائے اثبات میں ذرا لغزش نہیں آتی تھی۔ بلکہ اور بہادری کے ساتھ اعلائے کلمۃ اللہ کے لئے کھڑے ہوجاتے۔

(الحکم 28 مئی 1939ء)

☆☆☆

محترم مولانا دوست محمد شاہد صاحب

# سیدنا مصلح موعود کا دعائیہ اور پنجابی شعری کلام

''کلام محمود'' کا پہلا ایڈیشن قادیان دارالامان سے ستمبر 1913ء میں چھپا۔ یہ ایڈیشن حضرت قاضی ظہور الدین صاحب اکمل کی زیرِنگرانی باہتمام میرزا عبدالغفور بیگ مینیجر ضیاء الاسلام پریس طبع ہوا۔ عاجز نے قصر خلافت قادیان میں قریباً بیس برس قبل حضرت مولانا عبدالرحمٰن جٹ امیر مقامی کی نظر عنایت سے اس کے اوّلین پروف دیکھے تھے جن پر حضرت قاضی صاحب کے قلم سے اصلاح و ترمیم کے نشان بھی تھے حضرت قاضی صاحب نے دنیائے احمدیت کو اس کی اشاعت کا مژدہ دیتے ہوئے اعلان فرمایا کہ:-

''حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب کا عارفانہ کلام ہے۔ سبحان اللہ اپنے اندر کشش مقناطیس سے **بڑھ چڑھ کر اثر رکھتا ہے کیوں نہ ہو وہ اشعار جو ایک درد بھرے دل سے نکلیں ان میں جو رقت و سوز ہوتا ہے وہ ہرگز ہرگز بناوٹ میں نہیں اور پھر وہ اشعار جو اپنے مولا کی انس و محبت میں لکھے جاویں ان کا اثر تو جادو سے بھی بڑھ کر ہوتا ہے۔** علاوہ ازیں آپ نے حضرت مسیح موعود کے فراق میں اور قوم کی حالت زار کے متعلق جو اشعار لکھے ہیں وہ صرف پڑھنے سے ہی تعلق رکھتے ہیں۔

(الفضل قادیان یکم اکتوبر 1913ء ص9 کالم3)

فرزندان احمدیت کے لئے یہ انکشاف غایت درجہ دلچسپی کا موجب ہے کہ حضرت مصلح موعود نے ایک بار نہایت پرکیف اور دعائیہ پنجابی نظم بھی کہی تھی۔ یہ پنجابی کلام آپ نے حضرت سیدہ امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ اور حضرت نواب محمد عبداللہ خاں کی تقریب شادی (2فروری 1917ء) پر زیب قرطاس فرمایا جسے دو سال بعد حضرت منشی جھنڈے خاں صاحب علم احمدی مدرس آف بے حالی ضلع گورداسپور (1879ء - 27/ مارچ 1929ء) نے ''سہاگ نامہ بزبان پنجابی کے صفحہ 3 پر پہلی بار شائع کیا۔ یہ رسالہ محمد عنایت صاحب بدوملہوی مالک نصیر بک ایجنسی قادیان نے وزیر ہند پریس امرتسر سے باہتمام بھائی بہادر سنگھ مینیجر و پرنٹر چھپوایا تھا۔ حضرت منشی صاحب نے دیباچہ (سبب تالیف) میں تحریر فرمایا:

''برادران مِلت و جنابہ بی بی صاحبان پاک فطرت و صاحبِ عفت و عصمت پر روشن ہے کہ تمام ممالک میں عموماً اور ہمارے ملک پنجاب میں خصوصاً یہ رواج ہے کہ بیاہ شادی کے موقعوں پر اکثر مستورات اپنی اپنی سمجھ کے موافق کچھ سہاگ وغیرہ گاتی ہیں۔ یا کم از کم گانا چاہتی ہیں اور جن کو شریعت سے کچھ خبر ہی نہیں ہوتی۔ وہ تو ایسا ایسا گندمند زبان پر لاتی ہیں کہ شیطان کو بھی لاحول کا سبق یاد دلاتی ہیں۔ مگر شریف گھرانوں اور بزرگ خاندانوں کی مستورات تو کہیں کسی کسی ایسے مناسب موقع پر مدح خداوندی یا نعت رسولؐ یا دلہا و دلہن کیلئے حق تعالیٰ سے ان کے مقصود کی حصولی کے گیت گا کر اپنا دل بہلاتی ہیں۔ چونکہ ان ایام فرحت انجام میں ہمارے بھی مرشدنا حضرت اقدس جناب مسیح موعود کی دختر نیک اختر جنابہ ہمشیرہ صاحبہ محترمہ بی بی حفیظہ کی شادی عالیجناب فیض مآب حضور نواب محمد علی خان صاحب کے فرزند سعادت مند عبداللہ خاں کے ساتھ مقرر ہو چکی ہے۔ اس لئے شریف بیبیوں کے دل بہلانے کیلئے جناب حضرت اقدس مرشدنا و مولانا حضرت خلیفہ ثانی میاں بشیر الدین محمود احمد صاحب نے دعا کے طور پر ایک نہایت ہی مؤثر و مختصر نظم لکھی ہے تا کہ پاک و شریف بیبیاں اس مبارک شادی میں اُسے گائیں اور اللہ تعالیٰ سے برکات پائیں۔ وہ اشعار پُر انوار میری خوش قسمتی سے مجھے بھی حضرت اقدس مسیح موعود کے گھرانہ کی ایک معزز خادمہ نے لا کر دیئے ان اشعار کو پڑھ کر خاکسار کے دل میں بھی تحریک پیدا ہوئی کہ حضرت اقدس کی اس بابرکت نظم کے ساتھ کوئی ٹوٹی پھوٹی نظم کمترین سے بھی اگر بن جاوے۔ تو وہ بھی پارس کے ساتھ لگ کر یقین ہے کہ سونا ہی سمجھی جاوے۔ چنانچہ اسی خیال پر خاکسار نے حضرت اقدس کی نظم کے بعد ایک پنجابی نظم مستورات کیلئے لکھی ہے اور اس کا نام حضرت بی بی حفیظہ صاحبہ کا سہاگ نامہ رکھا ہے۔

حضرت منشی صاحب نے اگلے صفحہ پر حسب ذیل الفاظ میں حضرت مصلح موعود کا عارفانہ پنجابی کلام زیب قرطاس کیا۔

## نظم دعائیہ

مصنفہ جناب حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الثانی

برموقعہ شادی مبارک بی بی حفیظہ

جُگ جُگ جیون جم جم راج
تخت سہاون سوسن تاج
وسن تختاں تے وچ محلاں
پہنن ہیرے تے پکھراج
بہن ہمیشہ بوہے تے درزی
نکلن کدے نہ گھر تھیں راج
مول رہے ہر کھوٹ تھیں پاک
ہر دن ہر شب وڈّہے بیاج
وَری بنے تدبیر تے فہم
عقل فراست جائے داج
جھگڑا رگڑا ٹِکے نہ کول
رہے دُوھاندا اک مزاج
رہے ہمیشہ ڈھکیا سیس
سَر تے قائم رہے سرتاج
چُلھے تِتّے رہن ہمیش
ہر دم پک دا رہے اناج
ذکر خدا ہو وردِ زبان
قائم رکھنی سَدا نماج
**سدا سُہاگن رہے حفیظہ**
**کردا رہے عبد اللہ راج**

یہ پنجابی ادب میں اپنی نوعیت کی منفرد نظم ہے۔ اس کے ادبی اور فنی محاسن کیا ہیں؟ اس پر سلسلہ عالیہ کے بلند پایہ پنجابی شعراء اور کہنہ مشق دانشور اور مفکّر ہی روشنی ڈال سکتے ہیں وہی اس کلام پر تضمین کہہ سکتے ہیں یا کمال فصاحت و بلاغت سے اردو کا حسین لباس بھی پہنا سکتے ہیں۔

بقول حضرت ناہیدؔ

گم بیابانوں کی تنہائی میں ہم
رونق صحن گلستان بھی ہمیں
آبروئے حلقہ دانش وراں
اور جنوں میں چاک داماں بھی ہمیں
پُر سکوں مانند ساحل اپنا دل
شدت گریہ سے طوفان بھی ہمیں

عاجز کے نزدیک خدا کے بندہ محمود کی یہ دعائیہ نظم حضرت اقدس مسیح موعود کے درج ذیل الہامات کے سرچشمہ سے جاری ہوئی ہے اور ان کے علم و عرفان سے لبریز مضامین کی شاندار رنگ میں عکاسی کر رہی ہے۔

**''جے تو میرا ہور ہیں سب جگ تیرا ہو''**

**''عشق الٰہی وسّے مُنہ پر ولیاں ایہہ نشانی''**

# سورۃ فاتحہ کا خارق عادت نظام فصاحت و بلاغت

حضرت اقدس مسیح موعود تحریر فرماتے ہیں:-

پہلے ظاہری صورت پر نظر ڈال کر دیکھو کہ کیسی رنگینی عبارت اور خوش بیانی اور جودت الفاظ اور کلام میں کمال سلاست اور نرمی اور روانگی اور آب و تاب اور لطافت وغیرہ لوازم حسن کلام اپنا کامل جلوہ دکھا رہے ہیں ایسا جلوہ کہ جس پر زیادت متصور نہیں اور وحشت کلمات اور تعقید ترکیبات سے بکلّی سالم اور بری ہے۔ ہریک فقرہ اس کا نہایت فصیح اور بلیغ ہے اور ہر یک ترکیب اس کی اپنے اپنے موقعہ پر واقعہ ہے اور ہر یک قسم کا التزام جس سے حسن کلام بڑھتا ہے اور لطافت عبارت کھلتی ہے سب اس میں پایا جاتا ہے اور جس قدر حسن تقریر کے لئے بلاغت اور خوش بیانی کا اعلیٰ سے اعلیٰ درجہ ذہن میں آ سکتا ہے وہ کامل طور پر اس میں موجود اور مشہود ہے اور جس قدر مطلب کے دل نشین کرنے کے لئے حسن بیان درکار ہے وہ سب اس میں مہیا اور موجود ہے اور باوجود اس بلاغت معانی اور التزام کمالیت حسن بیان کے صدق اور راستی کی خوشبو سے بھرا ہوا ہے کوئی مبالغہ ایسا نہیں جس میں جھوٹ کی ذرا آمیزش ہو کوئی رنگینی عبارت اس قسم کی نہیں جس میں شاعروں کی طرح جھوٹ اور ہزل اور فضول گوئی کی نجاست اور بدبو سے مدد لی گئی ہو پس جیسے شاعروں کا کلام جھوٹ اور ہزل اور فضول گوئی کی بدبو سے بھرا ہوا ہوتا ہے یہ کلام صداقت اور راستی کی لطیف خوشبو سے بھرا ہوا ہے اور پھر اس خوشبو کے ساتھ خوش بیانی اور جودت الفاظ اور رنگینی اور صفائی عبارت کو ایسا جمع کیا گیا ہے کہ جیسے گلاب کے پھول میں خوشبو کے ساتھ اس کی خوش رنگی اور صفائی بھی جمع ہوتی ہے۔

یہ خوبیاں تو باعتبار ظاہر کے ہیں اور باعتبار باطن کے اس میں یعنی سورۃ فاتحہ میں یہ خواص ہیں کہ وہ بڑی بڑی امراض روحانی کے علاج پر مشتمل ہے اور تکمیل قوت علمی اور عملی کے لئے بہت سا سامان اس میں موجود ہے اور بڑے بڑے بگاڑوں کی اصلاح کرتی ہے اور بڑے بڑے معارف اور دقائق اور لطائف کو جو حکیموں اور فلسفیوں کی نظر سے چھپے رہے اس میں مذکور ہیں۔ سالک کے دل کو اس کے پڑھنے سے یقینی قوت بڑھتی ہے اور شک اور شبہ اور ضلالت کی بیماری سے شفا حاصل ہوتی ہے اور بہت سی اعلیٰ درجہ کی صداقتیں اور نہایت باریک حقیقتیں کہ جو تکمیل نفس ناطقہ کے لئے ضروری ہیں اس کے مبارک مضمون میں بھری ہوئی ہیں۔ اور ظاہر ہے کہ یہ کمالات بھی ایسے ہیں کہ گلاب کے پھول کے کمالات کی طرح ان میں بھی عادتاً ممتنع معلوم ہوتا ہے کہ وہ کسی انسان کے کلام میں مجتمع ہو سکیں اور یہ امتناع نہ نظری بلکہ بدیہی ہے۔ کیونکہ جن دقائق و معارف عالیہ کو خدائے تعالیٰ نے عین ضرورت حقہ کے وقت اپنے بلیغ اور فصیح کلام میں بیان فرما کر ظاہری اور باطنی خوبی کا کمال دکھلایا ہے اور بڑی نازک شرطوں کے ساتھ دونوں پہلوؤں ظاہر و باطن کو کمالیت کے اعلیٰ مرتبہ تک پہنچایا ہے یعنی اول تو ایسے معارف عالیہ ضرور یہ لکھے ہیں کہ جن کے آثار پہلی تعلیموں سے مندرس اور محو ہو گئے تھے اور کسی حکیم یا فیلسوف نے بھی ان معارف عالیہ پر قدم نہیں مارا تھا اور پھر ان معارف کو غیر ضروری اور فضول طور پر نہیں لکھا بلکہ ٹھیک ٹھیک اس وقت اور اس زمانہ میں ان کو بیان فرمایا جس وقت حالت موجودہ زمانہ کی اصلاح کے لئے ان کا بیان کرنا از بس ضروری تھا اور بغیر ان کے بیان کرنے کے زمانہ کی ہلاکت اور تباہی متصور تھی اور پھر وہ معارف عالیہ ناقص اور نا تمام طور پر نہیں لکھے گئے بلکہ کمّاً و کیفاً کامل درجہ پر واقعہ ہیں اور **کسی عاقل کی عقل کوئی ایسی دینی صداقت پیش نہیں کر سکتی جو ان سے باہر رہ گئی ہو اور کسی باطل پرست کا کوئی ایسا وسوسہ نہیں جس کا ازالہ اس کلام میں موجود نہ ہو۔**

(براہین احمدیہ۔ روحانی خزائن جلد نمبر1 ص397)

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں۔

اے دوستو جو پڑھتے ہو ام الکتاب کو
اب دیکھو میری آنکھوں سے اس آفتاب کو

مکرم رانا منیر احمد صاحب

# وقف جدید تعارف اور برکات

حضرت مصلح موعود نے جب 27 دسمبر 1957ء کو جلسہ سالانہ کے موقع پر وقف جدید کا اعلان فرمایا تو آپ کے ذہن میں اشاعت دین کے سلسلہ میں گزشتہ چودہ سوسال کی تاریخ کی تفصیل مستحضر تھی کہ اشاعت دین کے سلسلہ میں کون سا طریق اپنی وسعت اور تجربہ کی بناء پر کامیاب ہوا ہے۔ اسی لئے آپ نے اشاعت دین کے سلسلہ میں صوفیاء کے طریق کو پسند فرمایا۔

دوسری طرف قیام پاکستان کے بعد جب بہت سارے احمدی احباب ہجرت کر کے مختلف مقامات پر اور مختلف علاقوں میں آ کر آباد ہوئے۔ساتھ ساتھ ان بزرگوں کی کمی بھی محسوس ہونے لگی جو حضرت مسیح موعود کی صحبت میں رہ کر تربیت حاصل کر چکے تھے تو حضرت مصلح موعود نے ان افرادِ جماعت کی تعلیم وتربیت اور خاص کر دیہاتی جماعتوں کی عملی تربیت کے لئے ایک سکیم کا اجراء فرمایا۔چنانچہ آپ نے 9 جولائی 1957ء کو عیدالاضحیہ کے خطبہ میں فرمایا:۔

''میں چاہتا ہوں کہ اگر کچھ نوجوان ایسے ہوں جن کے دلوں میں یہ خواہش پائی جاتی ہو کہ وہ حضرت خواجہ معین الدین چشتیؒ اور حضرت شہاب الدین سہروردیؒ کے نقش قدم پر چلیں جماعت کے نوجوان اپنی زندگیاں براہ راست میرے سامنے وقف کریں تا کہ میں ان سے ایسے طریق پر کام لوں کہ وہ تعلیم دینے کا کام کرسکیں۔

(الفضل 6 فروری 1958ء)

آپ نے جلسہ سالانہ 1957ء کے دوسرے دن 27 دسمبر کو وقف جدید کی مزید تفصیلات بیان کرتے ہوئے فرمایا:۔

''میری اس وقف سے غرض یہ ہے کہ پشاور سے لے کر کراچی تک ہمارے (مربیان) کا جال پھیلا دیا جائے اور تمام جگہوں پر تھوڑے تھوڑے فاصلہ پر یعنی دس دس پندرہ پندرہ میل پر ہمارا معلم موجود ہو اور اس نے مدرسہ جاری کیا ہوا ہو یا دکان کھولی ہوئی ہو اور وہ سارا سال اس علاقہ کے لوگوں میں رہ کر کام کرتا رہے اور گویہ سکیم بہت وسیع ہے۔ممکن ہے کہ بعض واقفین افریقہ سے لئے جائیں یا اور غیر ملکوں سے بھی لئے جائیں ۔مگر بہر حال ابتداء دس واقفین سے کی جائے گی اور پھر بڑھاتے بڑھاتے ان کی تعداد ہزاروں تک پہنچانے کی کوشش کی جائے گی۔

پس میں جماعت کے دوستوں سے کہتا ہوں کہ وہ جتنی قربانی کرسکیں اس سلسلہ میں کریں اور اپنے نام اس سکیم کے لئے پیش کریں۔ اگر ہمیں ہزاروں معلم مل جائیں تو پشاور سے کراچی تک کے علاقہ کو ہم دینی تعلیم کے لحاظ سے سنبھال سکتے ہیں اور ہر سال دس دس بیس ہزار اشخاص کی تعلیم وتربیت ہم کر سکیں گے۔ بہرحال دوست اس سکیم کو نوٹ کر لیں۔ اس کے لئے اپنے نام پیش کریں۔اس سلسلہ میں اگر کوئی مفید بات ان کے ذہن میں آئے تو اس سے بھی اطلاع دیں میں نے مختصراً اس سکیم کو بیان کر دیا ہے کہ ہم ایسے واقفین کو چالیس سے ساٹھ روپے ماہوار تک دیں گے۔ اگر ہو سکا تو کمپاؤنڈری کی تعلیم دلائیں گے۔علاقہ کے زمین داروں کو تحریک کریں گے کہ وہ آٹھ دس ایکڑ زمین اس سکیم کے لئے وقف کر دیں۔ اس زمین میں ہم باغ لگوا دیں گے بعض علاقوں میں بڑے بڑے زمیندار احمدی ہیں۔ان کے لئے اس قدر زمین وقف کرنا کوئی مشکل امر نہیں۔''

(الفضل 16 فروری 1958ء)

حضرت مصلح موعود نے اس سکیم کو کامیاب کرنے کے لئے دو باتوں کی تحریک کی ہے ایک یہ کہ دوست اپنے آپ کو وقف کریں تا واقفین معلمین کی تعداد ہزاروں میں پہنچ جائے اور دوسری تحریک یہ کی کہ احمدی زمینداران کو سپورٹ کریں اور ان کی ضروریات کے لئے زمین وقف کریں۔

پس معلمین کی رہائش کے لئے معلم ہاؤس اور دیگر ضروریات کا خیال رکھنا مقامی جماعت کی ذمہ داری ہے۔

آپ خطبہ جمعہ فرمودہ 3 جنوری 1958ء میں واقفین کی اہمیت اور ضرورت کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ جماعتوں کی ترقی واقفین سے وابستہ ہے۔فرمایا:۔

''پس میں جماعت کے دوستوں کو ایک بار پھر اس وقف کی طرف توجہ دلاتا ہوں ۔ ہماری جماعت کو یاد رکھنا چاہئے کہ اگر وہ ترقی کرنا چاہتی ہے تو اس کو اس قسم کے وقف جاری کرنا پڑیں گے اور چاروں طرف رشد وصلاح کا جال پھیلانا پڑے گا۔ یہاں تک کہ پنجاب کا کوئی گوشہ اور کوئی مقام ایسا نہ رہے جہاں رشد وصلاح کی کوئی شاخ نہ ہو۔اب وہ زمانہ نہیں رہا کہ ایک مربی ایک ضلع مقرر ہو گیا اور وہ دورہ کرتا ہوا ہر ایک جگہ گھنٹہ گھنٹہ دو دو گھنٹہ ٹھہرتا ہوا سارے ضلع میں پھر گیا اب ایسا زمانہ آ گیا ہے کہ ہمارے مربی کو ہر گھر اور جھونپڑی تک پہنچنا پڑے گا اور یہ اسی وقت ہو سکتا ہے جب میری اس سکیم پر عمل کیا جائے۔''

(روزنامہ الفضل 11 جنوری 1958ء)

آپ پھر ایک دوسرے موقع پر اس سکیم کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ ''ہماری اصل سکیم تو یہ ہے کہ کم سے کم ڈیڑھ ہزار سنٹر سارے ملک میں قائم کر دیئے جائیں اگر ڈیڑھ ہزار سنٹر قائم ہو جائیں تو کراچی سے پشاور تک ہر پانچ میل پر ایک سنٹر قائم ہو جاتا ہے پس اگر ڈیڑھ ہزار سنٹر قائم ہو جائے تو ملک کا کوئی گوشہ اصلاح و ارشاد کے دائرے سے باہر نہیں رہ سکتا۔''

(الفضل 15 مارچ 1958ء)

## وقف جدید کا آغاز

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے اس ادارہ کا نام انجمن وقف جدید مقرر فرمایا اور اس کے اہم مقاصد تعلیم بالغاں اور اصلاح وتربیت قرار پائے۔

21 جنوری 1958ء کو انجمن وقف جدید باقاعدہ رجسٹر ہوئی۔ وقف جدید کے کام کو دو حصوں میں تقسیم کیا جا سکتا ہے نظامت مال اور نظامت ارشاد۔ وقف جدید کے ہر شعبہ کے نگران کو ''ناظم'' کہا جاتا ہے۔ ناظمین کے علاوہ مجلس وقف جدید کے دس ممبران بھی ہوتے ہیں۔

حضرت مصلح موعود نے سب سے پہلا ناظم حضرت صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب کو مقرر فرمایا۔

## نظامت مال

اس شعبہ کے ذمہ چندہ وقف جدید کی وصولی کا انتظام ہے۔اس شعبہ کا نگران ناظم مال کہلاتا ہے۔ جو خلیفہ وقت کی ہدایات کے مطابق کام سرانجام دیتا ہے۔اس وقت محترم حافظ خالد افتخار صاحب ناظم مال کے عہدہ پر کام کر رہے ہیں۔

## شعبہ آڈٹ

وقف جدید انجمن کے قیام کے ساتھ ہی شعبہ آڈٹ کا قیام بھی عمل میں آ گیا تھا۔ جس کا کام حسابات کی پڑتال ہے۔

## نظامت ارشاد

نظامت ارشاد کا نگران ناظم ارشاد کہلاتا ہے۔ جس کے ذمہ معلمین سلسلہ کی تیاری اور پاکستان میں اصلاح وارشاد اور معلمین کا تقرر اور تبادلہ اور ان کے کام کی نگرانی ہے۔ نظامت ارشاد کا کام احباب جماعت کی بڑھتی ہوئی تعلیم وتربیت کی ضروریات کو پورا کرنا بھی ہے۔ خاص کر دیہاتی علاقوں میں تعلیم و تربیت اور دعوت الی اللہ کے کام کی نگرانی بھی ہے۔

اس وقت محترم چوہدری مظہر اقبال صاحب ناظم ارشاد کے فرائض ادا کر رہے ہیں۔

## معلمین کی ابتداء و تیاری

جنوری 1958ء کو دس واقفین کو بطور معلم منتخب کر کے ایک ہفتہ کی تربیتی کلاس لگا کر تیار کیا گیا۔ یکم فروری 1958ء کو ان واقفین کو میدان عمل میں بھیج دیا گیا۔ سال کے اختتام تک 90 سنٹرز وقف جدید قائم ہو چکے تھے۔

1964ء تک معلمین اسی طرح ہفتہ عشرہ ایک ماہ اور پھر تین ماہ کی ٹریننگ لے کر تیاری کر کے سنٹروں میں کام کرتے رہے 1964ء سے ایک سال کا کورس کر دیا گیا۔ ساتھ ساتھ پہلے سے کام کرنے والے معلمین کو باری باری بلا کر ایک سال کا کورس کروایا گیا جس میں قرآن کریم کا ترجمہ، حدیث، کلام اور فقہ احمدیہ پڑھایا جاتا تھا۔ شروع میں میٹرک سے کم تعلیم والے معلمین بھی رکھ لئے جاتے تھے۔ عمر کی بھی کوئی پابندی نہیں تھی۔

اب معلمین کلاس کے لئے میٹرک پاس ہونا اور عمر 20 سال ہونا ضروری ہے۔ اگر ایف۔اے پاس ہو تو 22 سال عمر والے کو بھی داخلہ مل جاتا ہے۔ 1996ء سے عرصہ تعلیم دو سال کر دیا گیا تھا۔ 2005ء سے اس عرصہ کو بڑھا کر تین سال کا کورس کر دیا گیا ہے۔ ان معلمین کی رہائش کے لئے ایک الگ ہاسٹل بھی قائم کیا گیا ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے معلمین کلاس کو ''مدرسۃ الظفر'' کا نام عطا فرمایا اور ہوسٹل کا نام اقامۃ الظفر رکھا۔

## معلمین کا کام

ایک معلم کا حلقہ دس کلو میٹر کا ہوتا ہے وہ اپنے حلقہ میں جماعتوں اور ایسے مقامات جہاں احمدی آباد ہوں ان کی تعلیم وتربیت کا ذمہ دار ہوتا ہے اسی طرح جماعتوں کی تنظیموں کو فعال کرنے میں ان کی معاونت کرتا ہے اور اپنے کام اور ماہانہ کارگزاری رپورٹ ہر ماہ دفتر کو بھجواتا ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ تمام معلمین کو کہا جاتا ہے کہ وہ بیماروں کا ہومیو پیتھک علاج بھی کریں۔ تمام معلمین مفت علاج کرتے ہیں۔

## علاقہ تھرپارکر میں وقف جدید کا کام

اس وقت علاقہ تھرپارکر میں تیس سے زائد معلمین کام کر رہے ہیں۔ ہندو اقوام میں دعوت الی اللہ اور نو احمدیوں کی تعلیم وتربیت کا کام احسن طور پر کرنے کی توفیق پا رہے ہیں۔ اس وقت دو ہسپتال مٹھی اور نگر پارکر میں کام کر رہے ہیں۔ نگر پارکر میں ایک کمپیوٹر سنٹر بھی علم کے میدان میں نام پیدا کر چکا ہے۔ اسی طرح 13 سکولز بھی وقف جدید ارشاد چلا رہی ہے۔ جس میں بچوں کو دنیوی تعلیم کے علاوہ دینی تعلیم بھی

دی جاتی ہے۔ تین مقامات پر ہاسٹل بھی ہیں جس میں نو احمدی بچے رہ کر سکول و کالج سے تعلیم حاصل کرتے ہیں۔ الحمدللہ بڑا وسیع کام ہو رہا ہے اور خدمت کی توفیق مل رہی ہے۔ تھر پارکر میں بہت ساری تنظیمیں کام کر رہی ہیں لیکن خدا کا بے انتہا شکر ہے کہ جماعت احمدیہ کا کام سب سے آگے ہے۔ 10 جماعتوں کا قیام ہو چکا ہے۔ نو احمدی دس معلمین بن چکے ہیں اور فیلڈ میں مثالی کام کر رہے ہیں۔ 5 طالب علم مدرسۃ الظفر میں ایک جامعہ احمدیہ میں پڑھ رہے ہیں۔ ایک مربی سلسلہ بھی بن چکے ہیں۔

تمام معلمین سلسلہ اپنے اپنے سنٹروں پر تعلیم و تربیت کا بہت اچھا کام کر رہے ہیں۔ جماعتیں اس کا برملا اظہار کرتی ہیں۔ مختلف جماعتوں کے صدر صاحبان اور امراء کی طرف سے دفتر کو بیسیوں خوشنودی کے خطوط موصول ہوتے ہیں۔ ایک جماعت کے صدر صاحب اپنی جماعت کی پہلی حالت اور بعد میں پیدا ہونے والی خوشگوار تبدیلی کا ذکر کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔

''جب معلم صاحب پہلے دن یہاں ہمارے گاؤں میں تشریف لائے تو ان کو اکیلے ہی نماز ادا کرنی پڑی۔ احمدی احباب کے گھروں میں جانا اور نماز کی طرف توجہ دلانا اور نماز بے جماعت اور باجماعت نماز کے متعلق تقریر کرنا۔ اس کے لئے کئی کئی گھنٹے وقت صرف کرنا جس کا نتیجہ یہ ہے کہ آج تمام مرد پانچ وقت نمازوں میں برابر شریک ہوتے اور نماز باجماعت ادا کرتے ہیں اور ہماری عورتیں گھروں میں باقاعدہ نمازیں ادا کرتی ہیں۔ نماز تہجد کا شعور پیدا ہو چکا ہے۔''

ایک اور جماعت کے صدر صاحب تحریر کرتے ہیں۔

''جماعت کے چندہ میں معلم صاحب کے آنے سے قبل بقایا در بقایا تھا۔ ان کے آنے سے اب 75% چندہ ادا ہو چکا ہے جبکہ ابھی سال کے چار پانچ ماہ باقی ہیں۔''

ایک اور جماعت کے صدر صاحب نے معلم صاحب کے کام کے متعلق لکھا کہ ''غیر از جمات احباب پر بھی معلم صاحب کا نیک اثر ہے اور دلی محبت سے لوگ ان کی عزت کرتے ہیں۔ بعض غیر احمدی یہ اظہار کرتے ہیں کہ ان کو خاص ایسی ٹریننگ دی جاتی ہے جس کی وجہ سے لوگ ایسے اخلاق ظاہر کرتے ہیں۔

اب ضرورت اس چیز کی ہے کہ جماعتیں تعاون کریں اور نئے سنٹر قائم کریں تا کہ کوئی فرد جماعت بھی تعلیم و تربیت سے محروم نہ رہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا ہے کہ:۔

''اب زمانہ ہے کہ ہر گاؤں میں، ہر قصبہ میں اور ہر شہر میں اور وہاں کی ہر (بیت الذکر) میں ہمارا مربی اور معلم ہونا چاہئے۔ ''

(خطبہ جمعہ فرمودہ مورخہ 6 جنوری 2006ء)

# کچی سبزی اور سلاد کا استعمال اور افادیت

علم غذا میں متوازن غذا کو اہم تصور کیا جاتا ہے۔ مغربی ممالک میں صبح سے لے کر شام تک ہوٹلوں میں کھانے کا رواج ہے۔ کھانے کے ساتھ ہوٹلوں میں مختلف قسم کی سلاد پیش کی جاتی ہے۔ اس کو دیکھ کر گھروں میں بھی سلاد بنانے کا رواج شروع ہو گیا۔ جبکہ ہمارے ہاں پہلے ہی سے ہری مرچ، پودینہ، پیاز اور لیموں کا رس چھڑک کر کھانے کا رواج تھا۔ ٹماٹر، کھیرا، پیاز کاٹ کر کھانے کے ساتھ رکھے جاتے تھے اور آج تو شادی بیاہ میں بھی سلاد کے تھال سجے نظر آتے ہیں۔

کھانے کے بعد سلاد کا استعمال کھانے کو زود ہضم بنا دیتا ہے۔ اس سے کھانے کا ذائقہ بڑھ جاتا ہے اور آپ کو ضروری حیاتین اور توانائی حاصل ہوتی ہے۔ مزے کی بات یہ کہ آپ کا وزن کنٹرول میں رہتا ہے اور بڑھتا نہیں۔ سالہا سال سے کچی سبزیوں کی افادیت کو جانتے ہوئے سلاد کا استعمال کیا جاتا رہا ہے۔ گاجر اور مولی کاٹ کر کھائی جاتی تھی۔ خوشبو کے لئے سوئے کے پتے، ہرا دھنیا اور پودینہ کاٹ کر سالن میں ڈالتے اور ماش کی دال میں تلی پیاز کے ساتھ پودینہ، ادرک اور ہری مرچ کاٹ کر ملائی جاتی تھی۔ اسی طرح نہاری میں جب تک ہرا مسالا نہ ڈالتے کھانے کا مزہ نہ آتا۔ دیہات میں کچی پیاز کے ساتھ روٹی کھائی جاتی جس کے باعث شدید دھوپ میں کھیتوں کے اندر کام کرتے ہوئے لوگ تھکتے نہیں تھے۔ پیاز اور روٹی کے ساتھ چھاچھ کا استعمال ان کو چاق و چوبند رکھتا تھا۔

متوازن کھانا لحمیات، نشاستہ، چکنائی، حیاتین اور معدنی نمکیات پر مشتمل ہے۔ غذا کے ہضم کا پہلا مرحلہ ہمارے منہ سے شروع ہوتا ہے۔ غذا چبانے سے ان کے خول ٹوٹ جاتے ہیں اور ہاضم خمیر اپنا کام شروع کر دیتے ہیں۔ اسی طرح جب ہم سلاد کھاتے ہیں تو تازہ کچی غذا منہ میں چبانے سے منہ کے خمیر اپنا کام کرتے ہیں۔ چبانے کے بعد جب غذا معدے میں جاتی ہے، وہاں معدہ اسے پیس کر ہضم کے عمل میں مدد فراہم کرتا ہے۔

حرارت پر پکے ہوئے کھانے میں قدرتی ہاضم خمیر ختم ہو جاتے ہیں۔ اسے ہضم کرنے کے لئے لبلبے پر اضافی بوجھ پڑتا ہے جس سے اس کا حجم بڑھ جاتا ہے۔ اسی طرح قلب پر بھی زور پڑتا ہے۔ اچھی صحت اور امراض سے بچاؤ کے لئے اپنی غذائی عادات میں تبدیلی کرنی ضروری ہے۔ تازہ سبزیاں، بھگوئی ہوئی دالیں، تازہ پھل، تازہ دودھ صحت کے لئے ازحد مفید ہیں۔ ہمارے بزرگ ان کی افادیت سے آگاہ تھے۔ وہ بے چھنے آٹے کی روٹی، تازہ دودھ، مکھن کھاتے۔ اسی طرح بادام بھگو کر کھائے جاتے تھے۔ پھلیوں اور دالوں کو پانی میں بھگو دیا جائے تو ان کے خمیر آزاد ہو جاتے ہیں۔ تازہ کچی گوبھی جسے کرم کلہ بھی کہتے ہیں، پیٹ کے مختلف سرطان میں مفید ہے۔ جدید ترین تحقیق کے مطابق تازہ کچی سبزیوں خصوصاً کرم کلے میں حفاظتی کیمیائی اجزاء موجود ہوتے ہیں۔ جن کو اگر پکایا جائے تو وہ ختم ہو جاتے ہیں۔ اس لئے آپ کو چاہئے کہ کرم کلہ اور پھول گوبھی اچھی طرح چبا چبا کر کھائیے۔ جو لوگ سبزی خور ہیں، ان کی ہڈیاں مضبوط ہوتی ہیں۔ سبز پتوں والی ترکاریاں کیلشیم کا منبع ہوتی ہیں۔

سبز رنگ کے گہرے پتے قدرت کا عظیم عطیہ ہیں۔ ان کو اچھی طرح دھو کر کاٹ کے سلاد میں شامل کیجئے۔ کچھ لوگوں کو سلاد کھانے سے پیٹ میں گرانی محسوس ہوتی ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ وہ موٹے پتے بغیر چبائے کھاتے ہیں۔ سلاد کے پتے اچھی طرح پانی سے دھوئیے اور پھر ان کو باریک کاٹئے اور چبا چبا کر کھائیے۔ چبانے سے غذا کی افادیت دوچند ہو جائے گی۔

کھانے کے ساتھ سلاد کا استعمال کھانے کو ہضم کرنے کے علاوہ حیاتین فراہم کرتا ہے۔ آپ کے وزن کو بڑھنے نہیں دیتا۔ قبض دور کرتا ہے۔ موسم کے مطابق آپ ہری سبزیاں اور پھل کاٹ کر سلاد میں شامل کر سکتے ہیں۔

لیموں اور ادرک کا استعمال قوت مدافعت میں اضافہ کرنے کے ساتھ بھوک لگاتا ہے۔ کھانا جلد ہضم ہو جاتا ہے۔ ٹماٹر سلاد میں ڈالے جاتے ہیں۔ لائکوپین ٹماٹر کا ایسا جزو ہے جسے آج کے سائنسدان انسان کے لئے بہت بڑی نعمت قرار دیتے ہیں۔ یہ ٹماٹر کو سرخ بناتا ہے۔ امراض قلب اور سرطان کے خطرات کو کم کر دیتا ہے۔

پیاز دنیا بھر میں استعمال کی جاتی ہے۔ روم کا بادشاہ ''نیرو'' آواز کو حسین بنانے کے لئے روزانہ پیاز کھاتا تھا۔ پرانے حکیم پیاز کو آواز سریلی کرنے، حافظہ کو جلا بخشنے، ہڈیوں کو جوڑنے اور رنگ کو نکھارنے کے لئے تجویز کرتے تھے۔ گاجر معدے کی تیزابیت دور کرتی ہے۔

آئین اکبری میں گاجر کا تذکرہ بطور غذا موجود ہے۔ بابر بادشاہ اسے گھی میں ہلکا سا تل کر کھاتا تھا۔ کچی گاجر چبانے سے مسوڑھوں اور دانتوں کی ورزش ہو جاتی ہے۔ یرقان، دل کی دھڑکن، خرابی خون، بواسیر میں مفید ہے۔ قبض کو دور کرتی ہے۔ گردے کی پتھری اور مثانے کے لئے مفید ہے۔ سلاد میں گاجر کا استعمال بہت اچھا ہے۔ چہرے پر رونق اور نکھار کے لئے روزانہ دو تین گاجروں کی سلاد کھانے سے فائدہ ہوتا ہے۔ سلاد میں چقندر کے استعمال سے جسمانی کمزوری دور ہوتی ہے۔ یہ دل کے لئے مفید ہے۔ مولی کے پتے سلاد میں باریک کاٹ کر ملا دیئے جائیں تو اجابت کھل کر ہوتی ہے۔ جسم سے ردی فضلات نکل جاتے ہیں۔ خون میں یورک ایسڈ زیادہ ہو جائے تو مولی کی سلاد فائدہ دیتی ہے۔

سرخ پکے ہوئے ٹماٹروں کی سلاد پر نمک اور کالی مرچ چھڑک کر کھائیں تو پیٹ کے کیڑے ختم ہو جاتے ہیں۔

ککڑی سلاد میں ازحد مفید ہے۔ اس کا روزانہ استعمال چہرے پر نکھار لاتا ہے۔ دوران خون کو کنٹرول کرتا اور سیرم یورک ایسڈ کو کم کرتا ہے۔ کھیرا گرمی کے موسم میں فائدہ مند ہے۔ اس سے پیشاب کھل کر آتا ہے۔ جسم کی جلن اور گرمی دور ہوتی ہے۔ ہرے دھنیے میں ایسی تاثیر ہے کہ سلاد میں شامل کیا جائے تو جسم کی گرمی کو کم کرتا ہے۔ ضعف بصارت، دماغی کمزوری، پیشاب کی جلن میں ہرا دھنیا فائدہ دیتا ہے۔ اس میں وٹامن اے موجود ہے۔ پودینہ ہاضم اور مقوی معدہ ہے۔ تبخیر اور ریاح کے لئے مفید ہے۔ جگر کو فائدہ دیتا ہے۔ معدے سے متعلقہ امراض میں پودینہ کام آتا ہے۔ منہ، گلے اور دانتوں کے امراض میں پودینہ کے تازہ پتے خوب چبا کر کھانے سے تحفظ ملتا ہے۔ پودینہ میں موجود کلوروفل منہ کی بدبو کو زائل کر دیتا ہے۔ پائیوریا، مسوڑھوں کی خرابی میں مفید ہے۔

ادرک نظام ہضم کی اصلاح کے لئے انتہائی قیمتی دوا ہے۔ بدہضمی، ریاح، قولنج، قے کے لئے مفید ہے۔ کھانا کھانے کے بعد ایک چھوٹا سا ٹکڑا باقاعدگی سے روز چبا لیا جائے یا سلاد میں شامل کر لیا جائے تو صحت کے لئے بہت اچھا ہے۔ کھانا ہضم ہو جاتا ہے۔ بند گوبھی کے پتے سلاد میں ضرور شامل کیجئے۔ انسانی بدن کو انحطاط سے بچانے میں نمایاں کردار ادا کرتے ہیں۔ تلی میں پیدا ہونے والی پتھری کو روکتے اور تحلیل کر دیتے ہیں اور خون کی نالیوں کو صحت مند رکھتے ہیں۔ (ماہنامہ مرحبا صحت مارچ 2009ء)

(مرسلہ: مکرم نذیر احمد سانول صاحب)

# اطلاعات و اعلانات

**نوٹ: اعلانات صدر / امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔**

## 20 ٹونٹی کرکٹ ٹورنامنٹ

(مجلس خدام الاحمدیہ علاقہ بہاولپور)

محض اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے مجلس خدام الاحمدیہ علاقہ بہاولپور کو مورخہ یکم تا 5/ اگست 2009ء ڈرنگ سٹیڈیم بہاولپور میں آل پاکستان T 20 کرکٹ ٹورنامنٹ کروانے کی توفیق ملی۔ اس ٹورنامنٹ کیلئے بہاولپور سٹیڈیم کے دونوں کرکٹ گراؤنڈ بک کروائے گئے تھے۔ اس ٹورنامنٹ کی افتتاحی تقریب مورخہ یکم اگست کو تلاوت قرآن کریم عہد اور نظم کے ساتھ ہوئی۔ بعد ازاں مہمان خصوصی مکرم مبشر احمد ججہ صاحب نائب امیر ضلع بہاولپور نے افتتاحی خطاب کیا۔ بعدہ قواعد وضوابط مکرم عبدالحفیظ طاہر صاحب ناظم صحت جسمانی علاقہ بہاولپور نے پڑھ کر سنائے۔

اس ٹورنامنٹ میں 11 علاقہ جات کی ٹیموں نے شرکت کی۔ جنہیں چار گروپوں میں تقسیم کیا گیا۔ جن میں سے چار ٹیموں ربوہ، سرگودھا، کراچی اور ملتان نے سیمی فائنل کیلئے کوالیفائی کیا۔ پہلے سیمی فائنل میں ربوہ نے سرگودھا کو ہرا کر جبکہ دوسرے سیمی فائنل میں کراچی نے ملتان کو ہرا کر فائنل کے لئے کوالیفائی کیا۔ فائنل مورخہ 5/ اگست 2009ء کو کھیلا گیا۔ جس میں ربوہ نے کراچی کو ہرا کر یہ ٹورنامنٹ اپنے نام کر لیا۔ ٹورنامنٹ کے اختتام کے بعد اختتامی تقریب ہوئی جس کے مہمان خصوصی مکرم فرید احمد نوید صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان تھے۔ تلاوت قرآن کریم کے بعد مکرم مہمان خصوصی نے انعامات تقسیم کئے اور نصائح کیں آخر پر محترم مبشر احمد کاہلوں صاحب ایڈیشنل ناظر دعوت الی اللہ نے اختتامی دعا کروائی۔

## درخواست دعا

مکرم رانا مبارک احمد صاحب صدر حلقہ علامہ اقبال ٹاؤن لاہور اطلاع دیتے ہیں۔

میرے نسبتی بھائی مکرم مرزا نصیر احمد صاحب ایڈووکیٹ سپریم کورٹ لاہور کی اہلیہ محترمہ مسعودہ نگین صاحبہ کی ٹانگ کا فریکچر ہو گیا ہے۔ اور شالا مار ہسپتال میں داخل ہیں۔ احباب جماعت سے شفاء کاملہ وعاجلہ کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

مکرم ملک نصر اللہ خان صاحب علامہ اقبال ٹاؤن لاہور کی اہلیہ محترمہ نسیم اختر صاحبہ کو کار کے حادثہ میں چوٹیں آئی ہیں احباب جماعت سے شفاء کاملہ وعاجلہ کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

## تقریب آمین

مکرم حافظ قاری مسرور احمد صاحب مربی سلسلہ نظارت تعلیم القرآن ووقف عارضی تحریر کرتے ہیں۔

ذیشان احمد خان واقف نو ابن مکرم سلمان طارق خان صاحب علامہ اقبال ٹاؤن لاہور نے اللہ تعالیٰ کے فضل سے قرآن کریم ناظرہ کا پہلا دور 4 سال اڑھائی ماہ کی عمر میں مکمل کر لیا ہے۔ بچے نے صرف تین ماہ کی قلیل مدت میں یہ دور مکمل کیا ہے۔ قرآن کریم پڑھانے کی سعادت بچے کی والدہ کے حصہ میں آئی۔ مورخہ 22 ستمبر 2009ء کو گھر میں آمین کی تقریب ہوئی۔ جس میں خاکسار نے عزیزم سے قرآن کریم سنا اور دعا کروائی۔ عزیزم مکرم پروفیسر محمد رشید طارق صاحب جنرل سیکرٹری علامہ اقبال ٹاؤن لاہور کا پوتا اور مکرم رانا اقبال الدین صاحب ریٹائرڈ اسسٹنٹ آڈیٹر صدر انجمن احمدیہ کا نواسہ ہے۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ موصوف کو قرآن پاک باقاعدگی سے پڑھنے، سمجھنے اور اس پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

## سانحہ ارتحال

مکرم فہیم احمد صاحب راولپنڈی تحریر کرتے ہیں۔

میری والدہ محترمہ محمودہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم محمد انعام اللہ صاحب مرحوم ملتان مورخہ 10/ اکتوبر 2009ء کو مختصر علالت کے بعد ملٹری ہسپتال راولپنڈی میں انتقال کر گئیں۔ آپ محترم بابو اکبر علی صاحب آف سٹار ہوزری قادیان کی بہو اور حضرت شیخ نیاز محمد صاحب رفیق حضرت مسیح موعود انسپکٹر پولیس سندھ کی بیٹی تھیں۔ آپ کی نماز جنازہ بیت المبارک ربوہ میں محترم سید محمود احمد شاہ صاحب ناظر اصلاح وارشاد مرکزیہ نے پڑھائی اور بہشتی مقبرہ میں تدفین کے بعد محترم مولانا فضل الٰہی بشیر صاحب سابق مربی فلسطین نے دعا کروائی۔ آپ ایک لمبا عرصہ لجنہ اماء اللہ ملتان کی جنرل سیکرٹری اور صدر رہیں۔ نہایت شفیق خاتون تھیں اور ساری زندگی سادگی سے گزاری۔ آپ نے اپنے پسماندگان میں تین بیٹے مکرم نعیم احمد صاحب امریکہ، مکرم ندیم احمد صاحب ملتان، خاکسار، تین بیٹیاں مکرمہ تسنیم خان صاحبہ انگلینڈ، مکرمہ روبینہ قاضی صاحبہ ماڈل ٹاؤن لاہور اور مکرمہ ثمینہ طارق صاحبہ کینیڈا چھوڑی ہیں۔ آپ محترمہ مسز شاہ صاحبہ سابق پرنسپل جامعہ نصرت برائے خواتین ربوہ کی بہن تھیں۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی مرحومہ کے درجات بلند کرے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین

## ہمدردی مخلوق

حضرت مسیح موعود شرائط بیعت میں فرماتے ہیں۔

''عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض للہ مشغول رہے گا اور جہاں تک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہنچائے گا۔''

مخلوق خدا کی ہمدردی اور ان کی خدمت کا ایک موقع اس وقت ظاہر ہوتا ہے کہ جب کوئی شخص بیمار ہو جائے۔ بیماروں کی ایک بہت بڑی تعداد ایسی ہے جو فضل عمر ہسپتال میں دور ونزدیک سے آتی ہے لیکن وہ اپنا علاج معالجہ خود کروانے کی استطاعت نہیں رکھتی۔ احمدی احباب وخواتین کے عطیات کے ذریعہ ہی انہیں علاج کی ہر ممکن سہولت فراہم کرنے کی کوشش کی جاتی ہے۔ لیکن سب ضرورت مندوں کیلئے یہ خدمت بجالانا احباب جماعت کے خاص تعاون سے ہی ممکن ہے احباب وخواتین سے گزارش ہے کہ وہ اپنے عطایاجات ہسپتال کی مد امداد نادار مریضاں اور مد وڈیلپمنٹ میں بھجوا کر ثواب دارین حاصل کریں۔

(ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال ربوہ)

## نکاح

مکرم مرزا امیر احمد صاحب ایڈمنسٹریٹر آئیڈیل پبلک سکول دارالرحمت غربی ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

مولانا سلطان محمود انور صاحب ناظر خدمت درویشان صدر انجمن احمدیہ ربوہ نے 27 ستمبر کو بعد نماز عصر بیت الناصر دارالرحمت غربی میں میرے دو بیٹوں کے نکاحوں کا اعلان کیا۔ مکرم معید احمد مرزا صاحب ناظم تربیت خدام الاحمدیہ علاقہ لاہور و جنرل سیکرٹری AACP لاہور چیپٹر (جو کہ گورنمنٹ کالج یونیورسٹی لاہور سے فزکس میں Ph.D کر رہے ہیں) کا نکاح مکرمہ ماہ پارا طلعت صاحبہ بنت مکرم سید منصور احمد بشیر صاحب مربی سلسلہ کے ساتھ دو لاکھ روپے حق مہر پر قرار پایا ہے۔ جبکہ مکرم عقیل احمد مرزا صاحب سافٹ ویئر انجینئر کا نکاح مکرمہ ھبۃ الجمیل صاحبہ بنت مکرم محمد افضل طاہر صاحب سول انجینئر ملیر کینٹ کراچی کے ساتھ ایک لاکھ 80 ہزار روپے حق مہر پر قرار پایا۔ دونوں بچے مکرم سلطان احمد صاحب پیر کوٹی کے پوتے اور مکرم چوہدری عبداللطیف صاحب اوورسیئر مرحوم کے نواسے ہیں۔ مکرم سلطان احمد صاحب پیر کوٹی کے والد، تایا، چچا اور دادا سب کو اللہ تعالیٰ کے فضل سے حضرت مسیح موعود کے رفقاء میں شمولیت کا اعزاز حاصل ہے۔ مکرمہ ماہ پارا طلعت صاحبہ مکرم ماسٹر سید اقبال حسین شاہ صاحب مرحوم کی پوتی ہیں۔ مکرمہ ھبۃ الجمیل صاحبہ مکرم چوہدری عبداللطیف صاحب اوورسیئر مرحوم کی نواسی اور مکرم نور احمد صاحب آف شکار پور ضلع گورداسپور کی پوتی ہیں۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان دونوں رشتوں کو خیر و برکت کا موجب بنائے۔ آمین

## احمدی ڈاکٹرز توجہ فرمائیں

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 15 دسمبر 2006ء کو خطبہ جمعۃ المبارک میں احمدی ڈاکٹرز کو ''**تحریک وقف**'' فرماتے ہوئے یہ الفاظ ارشاد فرمائے۔

''ڈاکٹروں کو بھی اپنے آپ کو وقف کرنا چاہئے چاہے تین سال کیلئے کریں چاہے پانچ سال کے لئے کریں۔ چاہے زندگی کیلئے کریں۔ لیکن **وقف** کر کے آگے آنا چاہئے۔''

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی اس تحریک پر لبیک کہنے کے خواہشمند تمام احمدی ڈاکٹروں کو فضل عمر ہسپتال ربوہ دعوت خدمت دیتا ہے۔ فضل عمر ہسپتال کو فوری طور پر مندرجہ ذیل شعبہ جات میں ڈاکٹرز کی ضرورت ہے۔

**Emergency/Trauma Centre**
**Peadiatrics.**
**Medicine.**
**Gynaecology**
**surgery.**
**eye/ent**
**Pathology.**
**Radiology.**
**Anaesthesia.**

(ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال ربوہ)

## نیا عزم اور نیا ارادہ

زندہ قوموں کے افراد نئے عزم اور نئے ارادہ سے ترقی کے میدان میں آگے بڑھا کرتے ہیں اور ان کا قدم پیچھے نہیں پڑتا۔ آپ بھی اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے ایک زندہ قوم کے افراد ہیں۔ آپ کا اپنے دینی اور مرکزی آرگن الفضل کی توسیع اشاعت میں نئے عزم اور نئے ارادہ سے کوشاں ہونا بھی آپ کا ترقی کی طرف قدم ہوگا۔ اس طرف توجہ دیجئے۔

(مینیجر روزنامہ الفضل)

خالص سونے کے زیورات کا مرکز
کاشف جیولرز
گولبازار ربوہ
میاں غلام مرتضیٰ محمود
فون دکان: 047-6215747 فون رہائش: 047-6211649

پرس، سکول بیگ، کالج بیگ، اٹیچی اور سفری بیگ کی تمام ورائٹی دستیاب ہے
دولت BAGS
ملک مارکیٹ۔ ریلوے روڈ ربوہ 0333-6708827

# خبریں

## گیس لوڈ مینجمنٹ ، شوگر اور دھان کی خریداری سے متعلق پالیسی کی منظوری

وفاقی کابینہ نے 15 نومبر 2009ء سے 15 مارچ 2010ء کے دوران گیس لوڈ مینجمنٹ ، شوگر پالیسی اور دھان کی خریداری سے متعلق پالیسی کی منظوری دے دی ہے، سی این جی سٹیشنز اور صنعتی صارفین کو ہفتے میں 2 دن گیس کی فراہمی معطل رہے گی ، پہلے سے منظور شدہ کنکشن مکمل ہونے تک گیس کے نئے کنکشن فراہم نہیں کئے جائیں گے۔ 15 فروری 2010ء تک نئے سی این جی اور صنعتی کنکشن کی فراہمی بند رہے گی۔ نئی شوگر پالیسی کے تحت چینی کی کمی کو پورا کرنے کے لئے پانچ لاکھ ٹن خام اور پانچ لاکھ ٹن تیار چینی درآمد کی جائے گی، گڑ کی تیاری کی اجازت ہوگی لیکن برآمد نہیں کیا جاسکے گا۔ حکومت دھان کے کاشتکاروں سے اری سکس چھ سو روپے 385 ایک ہزار روپے اور باسمتی 1250 روپے فی من خریدے گی، پاسکو کو دس لاکھ ٹن دھان خریدنے کی ہدایت کی گئی ہے۔

## ربوہ سمیت پنجاب کے کئی شہروں میں چینی کا شدید بحران

ربوہ سمیت پنجاب کے کئی شہروں میں چینی کا بحران شدید ہو گیا ہے۔ تھوک مارکیٹ میں تجارتی مقاصد کیلئے فروخت ہونے والی چینی کی فی کلو قیمت 54 روپے ہوگئی۔ ضلعی انتظامیہ، دکانوں' سٹوروں اور چھوٹی مارکیٹوں میں چینی فراہم کرنے میں ناکام ہوگئی ہے دکانداروں نے بینرز لگا دیئے ہیں مگر چینی دکانوں پر دستیاب نہیں۔ شہروں میں صارفین چینی کی عدم دستیابی پر مشکلات کا شکار ہیں۔ کہیں پر چینی دستیاب نہیں اور کہیں چینی مہنگے داموں فروخت کی جارہی ہے۔

## ہفتے میں دو چھٹیاں، صنعتکاروں نے حکومتی فیصلہ مسترد کردیا

ہفتے میں دو چھٹیوں کے حکومتی فیصلے کو مسترد کرتے ہوئے صنعتکاروں نے کہا ہے کہ اس سے صنعت وتجارت اور معیشت کو کوئی فائدہ نہیں ہوگا بلکہ صنعتی پیداوار کا عمل متاثر ہوگا جبکہ روزانہ اجرت کمانے والے بے شمار محنت کشوں کے خاندان فاقہ کشی پر مجبور ہو جائیں گے۔ ایسا فیصلہ صنعت کے لئے بہت نقصان دہ ثابت ہوگا۔ حکومت کے اس فیصلے سے کوئی مثبت نتیجہ سامنے نہیں آسکے گا۔

## فورسز طالبان کے مضبوط گڑھ لدھا میں داخل، شدید لڑائی، 30 جنگجو ہلاک

جنوبی وزیرستان میں جاری آپریشن کے دوران فورسز عسکریت پسندوں کے مضبوط گڑھ لدھا میں داخل ہو گئیں جہاں شدید جھڑپیں جاری ہیں۔ اس دوران 30 شرپسند ہلاک جبکہ 2 افسروں اور ایک جونیئر کمیشنڈ آفیسر سمیت 8 فوجی زخمی ہوئے۔ فورسز اردگرد کی اہم پہاڑیوں کو مضبوط بنارہی ہیں۔

## صدر زرداری این آر او کے ایشو سے دستبردار نہیں ہوئے

ایوان صدر میں ہونے والے مشاورتی سلسلے کی براہ راست معلومات رکھنے والے سیاسی وسرکاری ذرائع کے مطابق این آر او کے ایشو پر پیچھے ہٹنے کے باوجود صدر زرداری چاہتے ہیں کہ این آر او کی منظوری کیلئے وزیراعظم گیلانی پارلیمانی حمایت حاصل کریں۔ اجلاس میں شریک ایک شخصیت نے بتایا کہ صدر نے صرف قومی اسمبلی میں این آر او پیش نہ کرنے پر رضامندی ظاہر کی ہے تاکہ پیپلز پارٹی دیگر اتحادی جماعتوں کے ساتھ اتفاق رائے پیدا کر سکے۔ صدر کے ساتھ ملاقات میں وزیراعظم اور پارلیمانی لیڈروں نے انہیں مشورہ دیا کہ وہ جمہوریت کے مفاد میں این آر او کو بھول جائیں لیکن اس درخواست پر شدید مزاحمت کا اظہار کیا گیا۔

## گھڑیاں ایک گھنٹہ آگے کرنے سے 250 میگاواٹ روزانہ کی بچت ہوئی

وفاقی وزیر برائے پانی وبجلی راجہ پرویز اشرف نے کہا کہ گھڑیاں ایک گھنٹہ آگے کرنے سے ملک میں 250 میگاواٹ روزانہ کی بچت ہوئی ہے اور سولر انرجی فی الحال بہت مہنگی پڑ رہی ہے۔ وفاقی وزیر نے یہ بات اسلام آباد میں قومی اسمبلی کے اجلاس میں وقفہ سوالات کے دوران کہی۔ انہوں نے کہا کہ حکومت ملک میں بجلی چوری کو روکنے کے لئے اقدام کررہی ہے۔ حکومت بجلی چوری کرنے والوں کو مفت بجلی کے میٹرز لگا کر دینے پر غور کررہی ہے۔ انہوں نے بتایا کہ سسٹم میں بجلی آرہی ہے اور جلد ہی لوڈ شیڈنگ کا خاتمہ ہوجائے گا۔

### ربوہ میں طلوع وغروب 6۔نومبر

| | |
|---|---|
| طلوع فجر | 5:01 |
| طلوع آفتاب | 6:26 |
| زوال آفتاب | 11:52 |
| غروب آفتاب | 5:17 |

اکسیر موٹاپا
موٹاپا دور کرنے کیلئے مفید دوا
کورس 3 ڈبیاں
NASIR ناصر
ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) گولبازار ربوہ
Ph:047-6212434

مکان برائے فروخت
ایک عدد مکان نمبر 30/16 دارالرحمت وسطی ربوہ بالمقابل ریلوے اسٹیشن برقبہ ایک کنال برائے فروخت ہے ضرورت منداحباب نظارت امور عامہ سے رابطہ کریں

صاحب جی فیبرکس
طالب دعا: شیخ مسعود احمد خالد
ریلوے روڈ۔ربوہ
047-6212310

دانتوں کا معائنہ مفت ☆ عصر تا عشاء
احمد ڈینٹل کلینک
ڈینٹسٹ: رانا مدثر احمد/طارق مارکیٹ اقصیٰ چوک ربوہ

اک قطرہ اس کے فضل نے دریا بنا دیا
NASEEM JEWELLERS
23K/22K JEWELLERY SUPPLIERS
پروپرائٹر: میاں وسیم احمد
اقصیٰ روڈ ربوہ
رہائش: 6214840
فون دکان 6212837

FD- 10

BETA®
PIPES
042-5880151-5757238

Seminar "Study in UK"
Kingston University London
Highest ranking modern University in London (2nd in the UK) "Guardian Newspaper May 06". Kingston University offers you quality teaching with hundreds of program of studies in :-
→ Engineering (Aerospace, Aircraft, Automotive, Mechanical, Construction Engineering) → Film, TV, Theatre, Music
→ Arts & Social Sciences → Art, Design & Architecture
→ Business, Economics, Accounting / Finance
→ Computing & Information System → Law
→ Pharmaceutical Sciences & Biotechnology
Meet Mr. Farrukh Luqman (Official Representative) for admission & guidance for January & September 2010 intake according to new policy (TIER-4 --Point Base System).
Lahore Pearl Continental Hotel -- Board Room "B"
Monday – 9th November / Time 11:30 – 7:00 pm
Please bring copies of educational documents + reference letters for admission applications.
Education Concern®
Head Office 67-C, Faisal Town, Lahore
0302-8411770 / 35177124 / 35162310
EC